روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 6 فروری 2002ء 22 ذی قعد 1422 ہجری - 6 تبلیغ 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 31

باعث امان

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

ستارے آسمان کے لئے امن کا موجب ہیں جب ستارے جاتے رہیں گے تو آسمان پر وہ چیز آ جائے گی جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے- اور میں اپنے صحابہ کے لئے امان کا موجب ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ وقت آ جائے گا جس کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے- اور میرے صحابہ امت کے لئے امن کا سبب ہیں- جب وہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آ جائے گا جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ان بقاء النبی امان حدیث نمبر 4596)

اللہ تعالیٰ کی صفت المؤمن کا ایمان افروز اور پر معارف تذکرہ

المومن کا مطلب ہے وہ خوف کے وقت امن عطا کرتا اور اپنے وعدے پورے کرتا ہے

مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ حالت امن میں بے خوف نہ ہو بلکہ توبہ و استغفار کرتا رہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2002ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم فروری 2002ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت المومن کا پر معارف تذکرہ آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں کیا- حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعے بیت الفضل لندن سے براہ راست دنیا بھر میں نشر کیا گیا نیز متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی ٹیلی کاسٹ ہوا-

حضور انور نے سورۃ النساء کی آیت نمبر 84 تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی بات پہنچتی ہے تو وہ اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر وہ اسے رسول کی طرف اور اپنے حکام کی طرف لے جاتے تو ان میں سے جو اس کو معلوم کر لیا کرتے ہیں اس کو پا لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو سوائے چند ایک کے شیطان کے پیچھے چل پڑتے-

حضرت ابوحمزہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمیں ملے تو آپؐ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا ستارے آسمان کے لئے امن کا موجب ہیں اور جب یہ ختم ہو جائیں تو خوف کی حالت آ جائیگی میں صحابہ کے لئے امن کا باعث ہوں میرے صحابہ امت کے لئے امن کا موجب ہیں ان کے ختم ہونے سے حالت خوف آ جائیگی- حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا جس شخص نے طیب کھایا اور لوگ اس کے شر سے امن میں رہے تو وہ شخص جنت میں چلا گیا-

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر حضرت ابوبکرؓ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے لگے تو برک الغماد کے مقام پر آپ کو ابن الدغنہ ملا- اس نے کہا آپ جیسے نیک اور فائدہ رساں شخص کو مکہ نہیں چھوڑنا چاہئے- میں آپ کو اپنی امان میں لیتا ہوں- ابن الدغنہ نے قریش سے کہہ دیا- کہ میں نے ابوبکرؓ کو امان دے دی ہے- قریش نے کہا کہ ابوبکرؓ کو کہہ دو کہ اپنے گھر میں ہی عبادت کرے ہمارے بچوں اور عورتوں کو اپنی عبادت سے متاثر نہ کرے- چنانچہ ابن الدغنہ نے یہ شرائط آپ کو بتا دیں- جب حضرت ابوبکرؓ کی تلاوت اور عبادت نے قریش کے بچوں اور عورتوں کو متاثر کیا تو قریش نے ابن الدغنہ سے شکایت کی- اور کہا کہ ابوبکرؓ کو سمجھاؤ- ابن الدغنہ آپ کے پاس آیا اور کہا کہ شرائط پر عمل کرو ورنہ میں اپنی امان واپس لے لونگا- حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں تمہیں تمہاری امان واپس کرتا ہوں اور اللہ کی امان میں آتا ہوں-

صحیح بخاری میں براء بن عازبؓ سے آنحضرتؐ کی ہجرت مدینہ کے حالات تفصیل سے بیان ہوئے ہیں- قریش نے آپؐ کو پکڑنے کے لئے سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا تھا چنانچہ سراقہ بن مالک نے آپؐ کا تعاقب کیا- سراقہ نے دو بار فال نکالی جو کہ سراقہ کی مرضی کے خلاف نکلی لیکن پھر بھی تعاقب جاری رکھا اور سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے تب اس نے آپؐ کو آواز دی اور پر امن رہنے کا وعدہ دیا- اور اہل مکہ کے حالات آپؐ کو بتائے- حضرت ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب غار ثور میں دشمن عین سر پر پہنچ گیا تو میں گھبرایا تو آپؐ نے فرمایا کہ ان دو کو کیا ڈر ہے جن کے ساتھ تیسرا خدا ہو-

حضور نے المومن کی تشریح میں بیان فرمایا کہ المومن کے معنی وعدہ پورا کرنے والے کے بھی ہیں اور خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کئے وعدے پورے کرتا ہے- حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ آنحضورؐ بدر کے موقع پر کفار کے مردوں کے گڑھے کے پاس گئے اور فرمایا کہ ان مردوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ جو میں نے کہا تھا وہ خدا نے سچ کر دکھایا ہے-

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بعض اوقات انسان حالت امن میں بے خطر ہو جاتا ہے- اس لئے مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ کبھی بھی بے خوف نہ ہو بلکہ ہر وقت توبہ و استغفار کرتا رہے اس سے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے- جو کامل ایمان والے ہوتے ہیں وہ طاعون سے محفوظ رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے لیکن جو کامل مومن نہیں ان کو طاعون ہو سکتا ہے- رسول کریمؐ کے زمانہ میں 6ھ میں طاعون پڑی تو اس سے صحابہ محفوظ رہے-

آخر میں حضور انور نے اس مضمون کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات بیان فرمائے- ان میں ایک کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ تجھ پر سلامتی ہو- جو شخص بیت الفکر اور بیت الذکر میں صدق دل سے داخل ہوا وہ امن میں آ جائیگا- ایک الہام کا خلاصہ ہے کہ ایمان کے ساتھ نجات ہے-

مال کی قربانی اور نئی نسلوں کی تربیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل ارشاد مبارک کو ملحوظ رکھ کر تمام عہدیداران اور اراکین مجالس انصاراللہ اپنے لائحہ عمل / سالانہ اہداف کو حاصل کرنے کی کوشش کریں-

"ہمیں قربانی کرنے والوں کی تعداد بڑھانا ہے- کیونکہ جو بھی ایک دفعہ قربانی کرنے والوں کی تعداد میں شامل ہو جائے - اللہ تعالیٰ کا قانون' قرضہ حسنہ کو بڑھانے والا' اس پر لاگو ہو جاتا ہے- اس کی نیکیاں بڑھتی ہیں- اموال میں برکت پڑتی ہے- ایسا بچہ بڑا ہوتا ہے تو جو بھی کمائی کرتا ہے اس میں اللہ کا حصہ ڈالتا ہے"

مزید فرمایا:-

"پس وقف جدید کو آئندہ نسلوں کو سنبھالنے کے لئے استعمال کریں - اور کثرت سے وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 1998ء)

زعماء کرام اور ناظمین اضلاع اس ضمن میں اپنی مساعی کے نتائج سے ماہوار رپورٹ کے ذریعہ مرکز کو آگاہ کریں-

(قائد وقف جدید- مجلس انصاراللہ- پاکستان)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

پھولوں کی قیمتوں میں کمی

موسم بہار کی آمد پر پودوں کی قیمتوں میں ایک ماہ کیلئے خصوصی کمی کی گئی ہے-

(1) ان ڈور (2) سدابہار (3) سایہ دار
(4) پھلدار (5) پھولدار موسمی (6) گلاب انگلش
(7) سدابہار گلاب (8) گلاب کی بیل
(9) گلیڈی اولا کے بلب اور سٹکیں
(10) نرگس کے بلب

(انچارج گلشن احمد نرسری)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی خاطر جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر ضرور تمہیں ملے گا

اللہ تعالیٰ کی صفات رازق اور رزاق کے متعلق آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کے حوالہ سے مختلف امور کا تذکرہ

تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان۔ تحریک جدید کی مالی قربانی میں پاکستان تمام ممالک میں اول نمبر پر رہا۔ پاکستان کے علاوہ بیرونی ممالک میں امریکہ اول اور جرمنی دوسرے نمبر پر آیا۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں اب تک تین لاکھ 37 ہزار 600 سے زائد افراد شامل ہو چکے ہیں۔ پاکستان کی جماعتوں میں ربوہ نمبر ایک پر رہا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 2 نومبر 2001ء 2 نبوت 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا:

اس سے پہلے جو خطبہ میں سبوحیت کا مضمون جاری تھا ابھی اس کا کچھ حصہ باقی تھا جو تقریباً ایک خطبہ کا یا اس سے کچھ کم مواد ہے لیکن آج چونکہ تحریک جدید کے سال کا اعلان ہونا ہے اس لئے ہم نے اس کی مناسبت سے رزاقیت کی صفت کے اوپر خطبہ کا مضمون چنا ہے۔ الرازق و الرزاق ۔ مفردات امام راغب میں لکھا ہے: رزق کا لفظ کبھی جاری عطا کے لئے بولا جاتا ہے خواہ وہ دنیوی عطا ہو یا اخروی اور کبھی نصیب یعنی حصہ کے لئے بولا جاتا ہے اور کبھی خوراک کے لئے جو پیٹ میں جاتی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (۔) اس سے مراد ہے اپنے مال، عزت اور علم وغیرہ میں سے خرچ کرو۔ رازق، روانی پیدا کرنے والے اور روزی عطا کرنے والے اور روزی کا سبب بننے والے کے لئے بولا جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی طرح رازق کا لفظ اس انسان کے لئے بھی بولا جاتا ہے جو رزق کے دوسرے تک پہنچنے کا وسیلہ بنتا ہے مگر رزاق کا لفظ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جب رزق عطا کرتا ہے تو اس کے آگے دینے والا بھی ایک قسم کا رازق بن جاتا ہے مگر رزاق نہیں ہو سکتا، رزاق وہی ہے جو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ لسان العرب کے مطابق رازق اور رزاق اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں کیونکہ وہ سب مخلوق کو روزی دیتا ہے۔

اس سلسلہ میں پہلی آیت سورۃ البقرہ کی تیسری اور چوتھی آیات ہیں (۔) (یہ) وہ کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت دینے والی ہے متقیوں کو۔ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

حضرت سعید الطائی کہتے ہیں کہ ان سے ابو کبشہ الانماری نے بیان کیا کہ آنحضرت **صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا مال صدقہ دینے کی وجہ سے کم نہیں ہوتا**۔ یہ تو ہمارا تجربہ ہے ہمیشہ صدقہ کے نتیجہ میں مال بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا۔ جب بھی کسی بندے پر ظلم ہوتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت اور بڑھا دیتا ہے۔ جب کوئی شخص سوال کا دروازہ (اپنے لئے) کھول لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے افلاس کا دروازہ کھول دیتا ہے''۔ یہ بھی بالکل روزمرہ کے تجربہ میں بات ہے جو ایک دفعہ سوال کی عادت ڈالے وہ ہمیشہ بھوکا ننگا ہی رہتا ہے اور سوال کے نتیجہ میں اس کے رزق میں اضافہ نہیں ہوتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ''میں تمہیں ایک اور بات بتاتا ہوں اسے بھی یاد رکھنا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جسے اللہ نے مال اور علم عطا کیا ہو اور وہ ان کے بارہ میں اپنے رب کے تقویٰ سے کام لیتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کا بھی ایک حق ہے۔ یہ شخص سب سے اعلیٰ مقام پر فائز ہے۔

دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے علم تو عطا کیا ہے لیکن مال عطا نہیں کیا مگر اس کی نیت نیک ہے۔ وہ خواہش رکھتا ہے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص جیسے عمل بجا لاؤں۔ پس اس سے اس کی نیت کے مطابق معاملہ کیا جائے گا اور ان دونوں کا اجر برابر ہوگا۔

تیسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال عطا کیا ہو لیکن علم عطا نہ کیا ہو۔ وہ اپنے مال کو بے سوچے سمجھے خرچ کرتا ہے۔ اس کے بارہ میں نہ تقویٰ اللہ سے کام لیتا ہے اور نہ صلہ رحمی کرتا ہے۔ اور نہ یہ جانتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا بھی کوئی حق ہے۔ ایسا شخص بدترین مقام پر ہے۔

چوتھا وہ شخص جسے اللہ نے نہ مال عطا کیا ہے اور نہ علم۔ مگر وہ یہ خواہش رکھتا ہے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح عمل کرتا۔ اس سے اس کی نیت کے مطابق معاملہ ہوگا اور ان دونوں کا بوجھ برابر ہوگا۔ (ترمذی۔ کتاب الزھد)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں:

''تیسری صفت متقی کی اس مقام پر یہ بیان کی گئی ہے کہ (۔) جو کچھ رزق ہم نے ان کو دیا اس میں سے کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں'' (۔) یہ نکتہ آپ نے نکالا ہے جو کچھ رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں یعنی سارا رزق تو دینے کی ان کو توفیق نہیں مگر جو بھی خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ''متقی کی چونکہ ابتدائی منازل میں نظر بہت وسیع نہیں ہوتی اور خداشناسی کے مکتب میں ابھی اس کے داخلہ کا ہی ذکر ہے اس لئے فرمایا کہ جو کچھ رزق ہم نے ان کو دیا ہے وہ اس میں سے کچھ ہماری راہ میں دیتا ہے۔ اصل میں حق تو یہ تھا کہ سب کا سب ہی دے دیتا کیونکہ جس کا دیا ہے اسی کو دیتا ہے''۔ حضرت مسیح موعود اس ضمن میں فرماتے ہیں:

''سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے''۔ پس حقیقت تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے مگر بہرحال اللہ ہی کا حکم ہے کہ اپنے لئے بھی رکھو، اپنے بال بچوں کے لئے بھی رکھو اور فقیر نہ چھوڑو پچھلے لوگوں کو۔ اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کے حکم ہی سے اس کے عطا کردہ سارے رزق کو واپس نہیں کرتے کیونکہ اس نے ہمیں اپنی قوت کے لئے بھی رزق دیا ہے، ہمیں زندہ رہنے کے

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

لئے بھی رزق دیا ہے ہمیں اپنے اہل وعیال کو زندہ رکھنے کے لئے بھی رزق دیا ہے' پس یہ سارا رزق (مما) کے تابع ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس میں سے کچھ ضرور خدا تعالیٰ کو واپس لوٹاؤ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول لکھتے ہیں: **''یہ نکتہ ایک دفعہ حضرت اقدس نے بیان فرمایا تھا یہاں رزق سے مراد صرف خوردنی اشیاء ہی نہیں ہیں بلکہ ہر ایک نعمت جو خدا کی طرف سے انسان کو ملی ہے وہ مراد ہے۔ یعنی وہ ہمہ تن بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے تیار رہتا ہے اور ہر ایک گوشہ اور پہلو سے اس خدمت کو بجالاتا ہے۔ اس کی نظیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے جو کہ انسان کو ہر حال اور مذاق کے موافق آپ نے دی ہے** آپ کے انفاق سے جیسے ایک تاجر (دینی) اصول کے موافق تجارت کر کے خدا کی رضا حاصل کرتا ہے ویسے ایک جنگجو جنگ کی تعلیم لے کر رضائے الٰہی کو حاصل کرتا ہے۔ **خدا تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے اپنی عادتوں کو بدلنا، اخلاق رذیلہ کو چھوڑ دینا یہ بھی ایک انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ اسی طرح زبان سے نیک باتیں لوگوں کو بتلانی اور برائیوں سے روکنا بھی اس میں داخل ہے اگر خدا نے علم دیا ہے تو اسے لوگوں کو پڑھاوے اگر مال و دولت دی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے طریقوں سے اس کے محل پر صرف کرے''۔**

اب ہمارے ملک کی خاص طور پر ہندوستان کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو خاص علم دیا ہے اس کو وہ عطائی طور پر سینہ بسینہ آگے چلاتے ہیں' اس ڈر کے مارے کہ کوئی دوسرا اس علم سے فائدہ اٹھا کر ان کے برابر دولت نہ کمانے لگ جائے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ علم محدود ہو کے رہ گیا اور آگے نہیں بڑھا۔ یورپین اقوام نے اس نکتہ سے بہت فائدہ اٹھایا ہے جو کچھ ان کو علم ملا انہوں نے اسی وقت اس کی اشاعت کی بلکہ تجربہ کے لئے بلایا کہ تم بھی تجربہ کر کے دیکھ لو یہ بالکل اسی طرح ہے۔ اس کے نتیجہ میں دیکھو زمین آسمان کا فرق پڑ گیا ہے۔ کہاں مشرقی دنیا جو اپنے علم کو روک رکھنے کے نتیجہ میں انتہائی فلاکت کا شکار ہو چکی ہے اور کہاں مغربی دنیا جو علم کو جاری کرنے کے نتیجہ میں کتنی بڑی نعمتوں سے استفادہ کر رہی ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی چھوٹی سی نصیحت پر بھی اگر عمل کیا جائے تو اس کے بہت عظیم الشان فوائد پہنچتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول آگے یہ شعر حضرت مسیح موعود کا درج فرماتے ہیں۔

زبذل مال درراہش کسے مفلس نمی گردد — خدا خود می شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کسی کو مفلس ہوتے نہیں دیکھا گیا۔ خدا خود می شود ناصر۔ اللہ خود ہی اس کا ناصر ہو جاتا ہے اگر وہ ہمت پیدا کرے۔ ''فی زمانہ حال انفاق کا بڑا محل یہ ہے''۔ فی زمانہ حال یعنی آج کل کے زمانہ میں ''انفاق کا بڑا محل یہ ہے کہ اپنے حوصلوں کو وسیع کر کے اسے الٰہی سلسلہ احمدیہ کی اشاعت کے واسطے مال و زر دیا جاوے جس نے مال و زر سے پیار نہ کیا اور دین کی خدمت میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے صرف کیا وہی اعلیٰ مرتبہ پا گیا اور صدیق بنا۔ اب بھی جو کرے گا پائے گا اور اللہ اس کی محنت اور سعی کو ضائع نہ کرے گا''۔

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 61 تا 63)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

(-) ''رزق سے مراد صرف مال نہیں بلکہ جو کچھ ان کو عطا ہوا۔ علم، حکمت، طبابت یہ سب کچھ رزق میں ہی شامل ہے۔ اس کو اسی میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ انسان نے اس راہ میں بتدریج اور زینہ بہ زینہ ترقی کرنا ہے''۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 46)

بتدریج اور زینہ بہ زینہ ترقی کرنے میں حضرت مسیح موعود نے یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ مال خرچ کرنے میں خدا کی راہ میں شروع میں زیادہ تنگی محسوس ہوتی ہے اور جوں جوں خرچ کرتا چلا جاتا ہے اس کا دل کھلتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تھوڑا خرچ کرنے والے بھی بالآخر بہت کچھ خدا کی راہ میں فنا کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

''دوسری جزو اس تقویٰ کی یہ (-) ہے جو کچھ دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ عام لوگ رزق سے مراد اشیاء خوردنی لیتے ہیں یہ غلط ہے۔ جو کچھ قویٰ کو دیا جائے وہ بھی رزق ہے علوم وفنون وغیرہ معارف حقائق عطا ہوتے ہیں یا جسمانی طور پر معاش مال میں فراخی ہو رزق میں حکومت بھی شامل ہے''۔

اب یہ ایک بہت عظیم نکتہ حضرت اقدس مسیح موعود نے غالباً اس مضمون میں پہلی بار عطا فرمایا ہے کہ حکومت جس کو عطا ہوتی ہے وہ بھی رزق ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس کا بھی حق ادا کرنا پڑے گا۔ اگر تمہیں امین سمجھ کر حکومت دی گئی ہے تو یہ خدا تعالیٰ کا انعام ہے تم پر، تمہیں اس میں سے بہرحال تقویٰ کے ساتھ اس کا پورا حق ادا کرنا ہوگا۔

پھر یہاں تک بھی فرمایا کہ ''اخلاق فاضلہ بھی رزق ہی میں داخل ہیں''۔ جن کو اخلاق فاضلہ نصیب ہوں وہ بھی ایک قسم کا رزق ہے خدا کی طرف سے۔ اور اس میں سے جو کچھ ہم نے دیا وہ خرچ کرتے ہیں۔ یعنی اخلاق فاضلہ سے پیش آتے ہیں اور جو کچھ ان کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ اخلاق سکھائے ہیں وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ ''روٹی سے روٹی دیتے ہیں' علم سے علم اور اخلاق میں سے اخلاق۔ علم کا دینا تو ظاہر ہی ہے۔ یہ یاد رکھو کہ وہی بخیل نہیں جو اپنے مال میں سے کسی کو نہیں دیتا بلکہ وہ بھی بخیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ دوسروں کو سکھانے میں مضائقہ کرے۔ محض اس خیال سے اپنے علم وفنون سے کسی کو واقف نہ کرنا کہ اگر وہ سیکھ جاوے گا تو ہماری بے قدری ہو جائے گی یا آمدنی میں فرق آ جائے گا شرک ہے کیونکہ اس صورت میں وہ ایک علم یا فن کو ہی اپنا رازق اور خدا سمجھتا ہے۔ اسی طرح پر جو اپنے اخلاق سے کام نہیں لیتا وہ بھی بخیل ہے اخلاق دینا یہی ہوتا ہے کہ جو اخلاق فاضلہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دے رکھے ہیں اس کی مخلوق سے ان اخلاق سے پیش آوے۔ وہ لوگ اس کے نمونہ کو دیکھ کر خود بھی اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اخلاق سے اس قدر ہی مراد نہیں ہے کہ زبان کی نرمی اور الفاظ کی نرمی سے کام لے۔ نہیں، بلکہ شجاعت، مروت، عفت، جس قدر قوتیں انسان کو دی گئی ہیں دراصل سب اخلاقی قوتیں ہیں''۔ ان کا برمحل استعمال کیا جائے۔ ''مثلاً عقل دی گئی ہے اور کوئی دوسرا شخص جس کو کسی امر میں واقفیت نہیں اس کے مشورہ کا محتاج ہے اور یہ اس کی نسبت پوری واقفیت رکھتا ہے تو اخلاق کا تقاضا یہ ہونا چاہئے کہ اپنی عقل سلیم سے اس کو پوری مدد دے اور اس کو سچا مشورہ دے۔ لوگ ان باتوں کو معمولی نظر سے دیکھتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارا کیا بگڑتا ہے اس کو خراب ہونے دو۔ یہ شیطانی فعل ہے۔ انسانیت سے بعید ہے کہ وہ کسی دوسرے کو بگڑتا دیکھے اور اس کی مدد کے لئے تیار نہ ہو۔ نہیں، بلکہ چاہئے کہ نہایت توجہ اور دلدہی سے اس کی بات سنے اور اپنی عقل و سمجھ سے اس کو ضروری مدد دے''۔

(الحکم جلد 5 نمبر 14 مورخہ 17/ اپریل 1901ء صفحہ 1)

حضرت مسیح موعود کا یہ طریق تھا کہ اگر کوئی بوڑھی عورت بھی رستہ میں آپ کو روک دیتی تھی کہ میری بات سنیں تو بڑی توجہ سے کھڑے ہو کر اس کی بات سنتے تھے۔ ایک بھکاری بھی کھڑا کر کے روک لیا کرتا تھا تو اس کی بھی توجہ سے بات سنا کرتے تھے۔ تو یہ عالم باعمل کی مثال ہے۔ جو علم سکھاتے تھے حضرت مسیح موعود بعینہٖ اس پر خود بھی عمل کر کے دکھاتے تھے۔

سورۃ البقرہ 23ویں آیت: (-) جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا اور آسمان کو (تمہاری بقا کی) بنیاد بنایا۔ اب آسمان بنیاد تو نہیں ہے وہ تو چھت کی طرح ہے لیکن اس پر انسانی بقا کی بنیاد ہے اور اس میں بہت سے راز مضمر ہیں کہ کس طرح انسان کو خدا تعالیٰ نے آسمان عطا فرمایا ہے اس سے روحانی رزق بھی اترتا ہے جسمانی رزق بھی اترتا ہے ہر قسم کی بقا اس سے وابستہ ہے۔ بادل بھی دیکھو کس طرح اڑ کے اوپر چلے جاتے ہیں اور پھر خدا تعالیٰ دوبارہ ان کو پانی کی صورت میں اتار دیتا ہے۔ بجلیاں جو کڑکتی ہیں ان کے ذریعہ جو پانی بنتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے جو کام ہیں وہ حیرت انگیز ہیں اور عجیب ہیں۔ خدا تعالیٰ کے صرف ایک ہی کام پر غور کرتے چلے جاؤ تو لامتناہی سلسلہ ہے تو

(بناء) سے مراد آسمان کو بنیاد نہیں فرمایا بلکہ رزق کی بنیاد اور عطا کی بنیاد بنایا ہے۔

پھر فرماتا ہے اور ہر طرح کے پھل تمہارے لئے بطور رزق نکالے۔ اب کتنے پھل انسان کھاتا ہے اور غور بھی نہیں کرتا کہ میں کیوں کھا رہا ہوں' کہاں سے آئے ہیں۔ ہر روز مٹی میں سے وہ پھل نکلتے ہیں اور آدمی کبھی سوچتا بھی نہیں کہ روزمرہ مٹی میں سے ہر قسم کے انگور' سیب' مختلف ذائقوں والے پھل' کیلے وغیرہ یہ سب پیدا ہو رہے ہیں اور انسان کو یہ خیال نہیں آتا کہ خدا تعالیٰ نے ہماری خاطر کتنا حیرت انگیز نظام معیشت جاری فرمایا ہے۔ پس یہ سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے اللہ کے شریک نہ بناؤ۔

خالد کے بیٹوں حبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سواء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یہ حضرت خالد بن ولید نہیں بلکہ اور دوسرے خالد ہیں جو خود صحابی نہیں تھے مگر ان کے بیٹے حبہ اور سواء صحابی تھے۔ انہوں نے کہا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ آپؐ کوئی کام کر رہے تھے۔ ہم نے آپؐ کی مدد کردی۔ آپؐ نے فرمایا جب تک تمہارے سروں میں جنبش باقی ہے رزق سے مایوس نہ ہونا کیونکہ انسان کو جب اس کی ماں جنم دیتی ہے تو وہ نہایت بے سروسامانی کی حالت میں محض گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے اور اس پر کوئی چیتھڑا تک بھی نہیں ہوتا۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کو رزق عطا فرماتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول سرکس کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''سرکس میں تم لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ جانور کس طرح اپنے مالک کے حکم کے ماتحت چلتے ہیں حالانکہ اس مالک نے نہ جان دی ہے' نہ وہ کھانے پینے کی چیزیں پیدا کی ہیں۔ جب ایک معمولی (احسان) سے اس کی اس قدر اطاعت کی جاتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ انسان اپنے مولیٰ کریم پر فدا نہ ہو جس نے اسے حیات بخشی' رزق دیا' پھر قیام کا بندوبست کیا۔......... دیکھو! اس نے تم پر کیسے کیسے احسان کئے ہیں' تمہارے لئے زمین بنائی جو کیسی اچھی آرامگاہ ہے۔ پھل پھول اور طرح طرح کی نباتات پیدا کرتی ہے جسے تم کھاتے ہو۔ پھر آسمان کو بنایا جیسے ایک خیمہ ہے۔ وہ زمین کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ پھر بادلوں سے پانی اتارا۔ اس سے رنگارنگ کے پھل اگائے۔ یہ فضل ہوں اور پھر تم اس کا نِدّ بناؤ۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ نِدّ بنانا کیا ہے؟ سنو! یہ کہنا کہ دوست آ گیا' اس کی خاطر تواضع میں نماز رہ گئی''۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں اکثر یہ دیکھا جاتا ہے لوگ رات کو بیٹھے گپیں مارتے رہتے ہیں اور دیر میں سوتے ہیں اور پھر کہتے ہیں صبح کی نماز رہ گئی تو یہ ساری باتیں آپ کو پیش نظر رکھنی چاہئیں۔

''خاطر تواضع میں نماز رہ گئی بچوں کے کپڑوں اور بیوی کے زیوروں کی فکر تھی نماز میں شامل نہ ہو سکا' رات کو ایک دوست سے باتیں کرتے کرتے دیر ہوگئی اس لئے صبح کی نماز کا وقت نیند میں گزر گیا۔ غور کرو اس دوست یا اس شخص نے جس کے لئے تم نے خدا کے حکم کو ٹالا' ویسے احسان تمہارے ساتھ کئے ہیں جیسے خدا تعالیٰ نے تم سے کئے؟ اسی طرح آج کل مجھے خط آرہے ہیں کہ بارش ہوگئی ہے' تخم ریزی کا وقت ہے' اگر آپ اجازت دیں تو روزے پھر سرما میں رکھ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کے احکام کا استخفاف ہے' توبہ کرلو۔ یہ اپنے دنیاوی کاموں کو خدا کا ند بنانا ہے جو کفران نعمت ہے۔''

(الفضل 20/ اگست 1913ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''اے لوگو! اس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا.......... عبادت کے لائق وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے' اسی سے دل لگاؤ۔ پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جائے اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت انہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بت پرستی ہے۔ بت پرستی کے یہی تو معنے نہیں کہ ہندوؤں کی طرح بت لے کر بیٹھ جائے اور اس کے آگے سجدہ کرے۔ حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے۔''

(الحکم جلد 12۔ نمبر 48۔ بتاریخ 22/ اگست 1908ء صفحہ 1)

اب سورۃ البقرہ کی 173ویں آیت ہے (-) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو۔ اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔ اب رزق تو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا دیا ہے مگر ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ تو رزق میں سے گندی چیزیں بھی ہوتی ہیں اور حلال ہونے کے باوجود ان میں کچھ گند پایا جاتا ہے مثلاً گو وہ حلال ہے مگر مکروہ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تمہارے لئے ہم نے حلال بھی بہت پیدا کیا ہے لیکن حلال میں سے طیب بھی بہت ہیں جو حلال سے بھی اوپر درجہ کا رزق ہے۔ تو مومنوں کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارے رزق میں سے بہترین چیزیں استعمال کیا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ اس مال میں سے کوئی چیز عطا کرے بغیر اس کے کہ اس نے اس کا سوال کیا ہے تو اسے وہ چیز قبول کرلینی چاہئے کیونکہ وہ تو ایک رزق ہے جسے اللہ اس کے پاس ہانک کر لایا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل' باقی مسند المکثرین)

تو یاد رکھو خواہش کر کے کسی سے مانگنا یہ گناہ ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعلیم کے خلاف ہے لیکن جو خود اپنی خوشی سے پیش کر دیتا ہے اس کا انکار بھی گناہ ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اسے خود ہانک کر تمہارے پاس لایا ہے۔

حضرت خالد بن جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جسے اپنے بھائی کی طرف سے کوئی چیز ملے' بغیر اس کے کہ اس نے سوال کیا ہو' یا دل میں اس کی طمع رکھی ہو۔ یہ طمع رکھنے والا معاملہ بھی بہت سنجیدہ ہے۔ سوال نہ بھی کرے اگر دل میں طمع ہو کہ مجھے بھائی کچھ دے گا تو یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ اگر ایسا نہ ہو طمع بھی نہ ہو اور سوال بھی نہ ہو تو اسے وہ قبول کرلینی چاہئے اور واپس نہیں کرنی چاہئے کیونکہ وہ تو ایک رزق ہے جسے اللہ تعالیٰ اس کے پاس ہانک کر لایا ہے۔ (مسند احمد' مسند الشامیین)

سورۃ البقرہ کی آیت 255: (-) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے پیشتر اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی تجارت ہوگی اور نہ کوئی دوستی اور نہ کوئی شفاعت۔ اور کافر ہی ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی رضا کی خاطر جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر تمہیں ضرور ملے گا۔

(بخاری کتاب الایمان باب انما الاعمال بالنیات)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقہ کا حکم دیتے تو ہم میں سے بعض بازار چلے جاتے اور باربرداری اور مد (جو ایک پیمانے کا نام ہے) کے برابر کماتے اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

اب کیسا عظیم الشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حسن خلق بھی عطا کیا اور خودداری بھی عطا کی۔ اگر صدقہ دینے کے پیسے نہیں ہوتے تھے تو بازار جا کر لکڑیاں چن لیتے تھے اور کچھ کما کے لے آتے تھے اور اس میں سے پھر آگے صدقہ ادا کیا کرتے تھے۔ اور آگے پھر یہ بھی ہے کہ آج یہ حال ہے کہ ان لوگوں کے پاس جو ایسا کیا کرتے تھے اب لاکھوں ہے۔ پس احمدیوں کو بھی اس سے نصیحت پکڑنی چاہئے۔ بہت سے احمدی ہیں

جولکھ پتی ہو چکے ہیں اللہ کے فضل سے' لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ماں باپ بہت خدمت گزار اور دین کی خاطر خرچ کرنے والے اور محنت کی کمائی کو خرچ کرنے والے تھے۔ تو یہ انعام بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ان نیک آباء و اجداد کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور ان کے لئے بھی دعائیں کرو۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے اموال کو زکوٰۃ ادا کر کے محفوظ کرلو'۔ زکوٰۃ سے مال محفوظ ہوتے ہیں اور بڑھتے ہیں۔ زکوٰۃ کا لفظی ترجمہ بھی ہے ''بڑھوتی''۔ پس سود سے مال گھٹتے ہیں اور زکوٰۃ سے بڑھتے ہیں۔ پس فرمایا ''اپنے اموال کو زکوٰۃ ادا کر کے محفوظ کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقات کے ذریعہ بھی کرو اور مختلف علاقوں پر موج در موج آنے والی آفات کا مقابلہ دعاؤں اور تضرعات کے ذریعہ کرو۔

(مراسیل ابوداؤد)

اب بھی جو مختلف آفات نازل ہو رہی ہیں بہت خوفناک قسم کی ہمارا ملک بھی اس سے حصہ پاتا ہے اور افغانستان وغیرہ نے بھی۔ تو موج در موج بلائیں جو نازل ہو رہی ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت ہے کہ صدقے اور دعاؤں کے ذریعہ ان کو ٹالنے کی کوشش کرو۔

''پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے یعنی اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی طاقتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی عقل کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اس کو ڈھونڈا جائے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے (-) ''یعنی اپنے اموال اور جانوں کے ذریعہ اس کی خاطر جہاد کرو۔'' (-) ''اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے وہ اس کی راہ میں خرچ کرو۔'' (-) ''اور جو بھی ہماری خاطر جہاد کرتے ہیں اور جدوجہد کرتے ہیں ہمارا کام ہے کہ ان کو اپنی راہوں کی ہدایت دیں۔ یعنی ''اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع ان کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ اور جو کچھ ہم نے عقل، علم اور فہم اور ہنر تم کو دیا ہے وہ سب خدا کی راہ میں لگاؤ۔ جو لوگ ہمارے راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجالاتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد نمبر 10 صفحہ 418-419)

5/جولائی 1903ء کو اپنی مجلس میں فرمایا: ''قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سب رسولوں کے وقت میں چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے''۔ اب دیکھو یہ وہی پیسہ جو حضرت مسیح موعود مانگ رہے تھے اب لاکھوں' کروڑوں روپوں میں تبدیل ہو چکا ہے۔ تو اس طرح اصل برکت تو وہی ہے جو حضرت مسیح موعود کے فیض سے ہم پا رہے ہیں۔ اپنے نفس میں خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر کوئی بڑائی پیدا نہیں ہونی چاہئے۔ وہی ابتداء کے چند پیسے ہی ہیں جو لاکھوں روپوں' کروڑوں روپوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

پھ اللہ تعالیٰ سورۃ النحل آیت 76 میں فرماتا ہے: (-) نیز اللہ مثال بیان کرتا ہے ایک بندے کی جو کسی کی ملکیت ہو اور وہ کسی چیز پر کوئی قدرت نہ رکھتا ہو اور اس کی بھی جسے ہم نے اپنی جناب سے اچھا رزق عطا کیا ہو اور وہ اس میں سے خفیہ طور پر بھی خرچ کرتا ہو اور اعلانیہ بھی۔ کیا وہ برابر ہو سکتے ہیں؟ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اکثر ان میں سے نہیں جانتے۔

اس آیت سے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے' اس کا مال و متاع برباد کر''۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول الله فاما من اعطى و اتقى و صدق بالحسنىٰ)۔ اب یہ جو دو فرشتے اترتے ہیں اس کو ظاہر پر محمول نہیں کرنا چاہئے۔ فرشتے تو ہر حال میں انسان کے ساتھ ہی رہتے ہیں۔ نزول سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا حکم لے کر اترتے ہیں۔ تو نزول ہمیشہ اللہ کی طرف سے زمین کی طرف نازل ہونے والی چیز کو اللہ تعالیٰ کا فضل قرار دیا جاتا ہے۔ پس فرشتے بھی نزول کرتے ہیں۔ یہ معنے ہیں کہ خدا کے حکم سے بندوں کو دیتے ہیں اور خدا کے حکم سے بندوں تک پہنچاتے ہیں۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ صدقہ کرنا ہر ایک مسلمان پر واجب ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگر کوئی طاقت نہ پائے؟ فرمایا: اپنے ہاتھوں سے کام کر کے خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کہ اگر اس کی بھی استطاعت نہ رکھے یا ایسا نہ کرے' اس کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا: دوسرے عاجز محتاج کی مدد کرے۔ لوگوں نے پھر عرض کیا کہ اگر یہ بھی نہ کرے تو؟ آپؐ نے فرمایا: نیکی کرے یا یہ فرمایا کہ معروف کا حکم دیا کرے۔ لوگوں نے پھر کہا کہ اگر یہ بھی نہ کرتا ہو تو۔ فرمایا: برائی سے بچتا رہے' یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (بخاری)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

''ان مثالوں میں مشرکین عرب کو سمجھایا ہے کہ تم بھی ہو اور ایک طرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی جماعت ہے ان مین خدا تعالیٰ کی تعظیم کا کام کون کر رہا ہے اور مخلوق کی بہتری کی فکر کس کو ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ جناب رسالت مآب ہی بنی نوع انسان کی ہمدردی کے کام فرما رہے ہیں۔ خدا نے زبان اور استطاعت دونوں فریق کو دی مگر ایک گروہ ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہے اور دوسرا ہے جو مال و جان نثار کر رہا ہے۔ خدا کے حضور وہ عزت پائے گا جو کام کرنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے انتخاب کی وجہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اپنے مولیٰ کا کارکن' جاں نثار' آمر بالعدل' صالح العمل بندہ ہے۔''

(ضمیمہ اخبار بدر' قادیان - 10 فروری 1910ء)

اب اس میں یہ نکتہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی کسی بندے کو یونہی منتخب نہیں کر لیتا اس کے اندر کچھ صلاحیتیں ہوتی ہیں جن کے پیش نظر ان کا انتخاب کرتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ''مولیٰ کا کارکن' جانثار' آمر بالعدل''۔ عدل کی ہدایت کرنے والے صالح العمل بندہ تھے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کا انتخاب فرمایا۔

پھر سورۃ الذاریات آیت 58-59: ما ارید (-) میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں لیکن اللہ ہی ہے جو بہت رزق دینے والا ہے صاحب قوت اور مضبوط صفات کا مالک ہے۔

حضرت جریرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ کچھ اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ انہوں نے اونی کپڑے اوڑھ رکھے تھے۔ آپؐ نے ان کی بدحالی سے اندازہ لگا لیا کہ یہ ضرورت مند ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دلائی مگر لوگوں نے کچھ سستی سے کام لیا جس کی وجہ سے آپؐ کے چہرہ مبارک پر ناراضگی کے آثار دکھائی دینے لگے۔ پھر انصار میں سے ایک شخص ایک تھیلی لئے حاضر ہوا جس میں کچھ چاندی کے سکے تھے۔ پھر ایک اور شخص آیا۔ اسی طرح لوگ آتے چلے گئے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے خوشی کے آثار نمایاں ہونے لگے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اسلام میں کسی اچھی سنت کی بنیاد ڈالی' اور اس کے بعد اس سنت پر لوگوں نے عمل کرنا شروع کر دیا تو اس پر عمل کرنے والے ہر شخص کے اجر کے برابر اس سنت کے جاری کرنے والے کو بھی اجر ملے گا جبکہ اس سے ان عمل کرنے والوں کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ اور جس نے اسلام میں کسی بری سنت کی بنیاد ڈالی اور اس کے بعد اس پر عمل ہونا شروع ہو گیا تو جتنا گناہ اس سنت پر عمل کرنے والے کو ہوگا' اسی قدر اس بری سنت کو جاری کرنے والے کو بھی گناہ پہنچے گا جبکہ ان کے گناہوں کے بوجھوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

(مسلم - کتاب العلم)

علامہ فخرالدین رازی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(-) گزشتہ آیات میں بیان کردہ امور کی وجہ سے فرمایا گیا ہے کہ "عدم طلب رزق کی وجہ سے بیان کیا گیا ہے"۔ یعنی رزاق سے مراد یہ نہیں کہ کوئی مانگے تو اس کو رزق دیتا ہے۔ دنیا کی بھاری اکثریت بلکہ جانور تک سب کو رزق عطا فرماتا ہے تو اس کو رزاق کہتے ہیں۔ تو بن مانگے رزق عطا کرنے والا ہے۔" اور اللہ تعالیٰ کا قول ذوالقوۃ عدم طلب عمل کی وجہ سے بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ جو رزق مانگتا ہے وہ فقیر اور محتاج ہوتا ہے اور جو کسی عمل کی کسی دوسرے شخص سے خواہش کرتا ہے اور وہ ایسا عاجز ہوتا ہے جس کو کوئی طاقت نہیں ہوتی تو نتیجہ یہ نکلتا ہے گویا اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں ان سے کسی قسم کا رزق نہیں چاہتا کیونکہ میں رزاق ہوں اور نہ میں ان سے کسی عمل کا خواہشمند ہوں کیونکہ میں طاقتور ہوں"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے صحابہ کی جو تربیت فرمائی اس میں یہ بھی تھی کہ کسی سے مانگا نہ کرو۔ ایک صحابی کا ذکر آتا ہے کہ ایک گھوڑے پہ سوار جا رہے تھے ان کے ہاتھ سے سانٹا گر گیا تو آپ اترے' گھوڑے کو کھڑا کیا اور وہ سانٹا اٹھا کر پھر سوار ہو گئے۔ ایک لڑکا جا رہا تھا اس نے کہا آپ نے مجھے کہہ دیا ہوتا میں آپ کا سانٹا اٹھا کے پکڑا دیتا۔ فرمایا ہرگز نہیں۔ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت دی ہے اور آپؐ نے فرمایا ہے کہ کسی سے سوال نہیں کرنا۔

الہام حضرت مسیح موعود (-) میں نے تم کو ہر قسم کی نعمتیں دیں جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا اور وہ جو ایمان لائے ان کے لئے بخشش اور باعزت رزق ہے۔

پھر سورۃ الذاریات آیت 58-59: (-) میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں لیکن اللہ ہی ہے جو بہت رزق دینے والا ہے صاحب قوت اور مضبوط صفات کا مالک ہے۔

اب ان آیات کریمہ اور حدیث میں ان کی تشریح کے بعد اب میں **تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک سو بیس ممالک کو تحریک جدید میں شمولیت کی توفیق مل چکی ہے۔** موصولہ رپورٹوں کے مطابق 31/اکتوبر 2001ء تک جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی کل وصولی 21 لاکھ 45 ہزار 400 پاؤنڈ ہے یعنی تحریک جدید کی صرف جو وصولی ہے یہ وصولی گزشتہ سال کی وصولی سے ایک لاکھ 70 ہزار 800 پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمدللہ۔

پاکستان نے امسال بھی مسلسل نامساعد حالات کے باوجود حیرت انگیز قربانی پیش کی ہے۔ گزشتہ سال پاکستان کی جماعتوں میں ربوہ تیسرے نمبر پر تھا۔ اس وقت میں نے ربوہ کو توجہ دلاتے ہوئے کہا تھا کہ ربوہ اب بھی اول آسکتا ہے۔ چنانچہ جو رپورٹ آئی ہے اس کے مطابق الحمدللہ ربوہ نے دوران سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی کوشش کی ہے اور ہر طبقہ نے بڑھ کر قربانی پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں ربوہ تیسری سے پہلی پوزیشن پر آگیا ہے۔

امریکہ امسال بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان سے باہر کے ممالک میں دنیا بھر کی تمام جماعتوں میں اول رہا ہے۔ اور اس نے جرمنی کو ایک لاکھ دس ہزار پاؤنڈ سے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ تحریک جدید کے مالی نظام میں شامل ہونے والوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے 3 لاکھ 37 ہزار 600 سے تجاوز کر چکی ہے۔ یعنی یہ افراد ہیں جنہوں نے نومبایعین میں سے بھی اور سب نے پرانوں میں سے بھی مل کر اب تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لیا ہے۔ گزشتہ سال کے مقابل پر امسال 27 ہزار نئے افراد شامل ہوئے ہیں۔ اس اضافہ میں پاکستان اور ہندوستان کی جماعتوں نے نمایاں کام کیا ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلی دس جماعتیں' پاکستان' امریکہ' **جرمنی' انگلستان۔ انگلستان کا اکثر چوتھا نمبر ہی آتا ہے۔ کینیڈا' انڈونیشیا'** ہندوستان' ماریشس' سوئٹزر لینڈ اور ابوظہبی ہیں۔ پاکستان کی جماعتوں میں جنہوں نے نمایاں کام کئے ہیں ان میں سے پہلی دس جماعتیں یہ ہیں۔ ربوہ' لاہور' کراچی' اسلام آباد' راولپنڈی' سیالکوٹ' کوئٹہ' گوجرانوالہ' اوکاڑہ' سرگودھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 دسمبر 2001ء)

غزل

نہ جھپکنے پائے تھے آنکھ ہم کہ فلک کا دور بدل گیا
جو چلا بھی جھونکا نسیم کا تو کلی کلی کو مسل گیا

نہ سرور اب وہ سرور ہے نہ خمار اب وہ خمار ہے
میری زندگی کی شراب میں کوئی آ کے زہر اگل گیا

اسے کیا خبر کہ سکون عشق کی منزلیں ہیں کہاں کہاں
جو ادھر بڑھا تو الجھ گیا جو ادھر بڑھا تو پھسل گیا

مجھے ان کے وعدۂ وصل پر کوئی اعتبار نہ تھا مگر
دل بیقرار نہ جانے کیوں یہ کھلونا لیکے بہل گیا!

رہی زندگی وہی زندگی رہے مرحلے وہی مرحلے
میں اگرچہ ان کی تلاش میں بڑی دور دور نکل گیا

اسے اپنے بادہ و جام پر اے خرابِ دہر گماں نہ کر
کہ یہ جامِ عشق وہ جام ہے کہ جو پی گیا وہ سنبھل گیا

مصلح الدین راجیکی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم خواجہ رشید الدین قمر صاحب آف جرمنی کو مورخہ 12 جنوری 2002ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ''ربیعہ قمر'' نام عطا فرمایا ہے۔نومولودہ محترم خواجہ صفی الدین قمر انسپکٹر مال آمد صدر انجمن احمدیہ حلقہ لاہور کی پوتی اور محترم عبداللطیف صاحب جنجوعہ آف ہائیڈل برگ جرمنی کی نواسی ہیں۔نیز محترم قمر الدین فاضل صاحب مرحوم پہلے صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پڑپوتی ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی اور خوشیوں سے معمور عمر دراز عطا فرمائے اور خادمہ دین اور والدین کے لئے موجب قرۃ العین ہو۔آمین

مکرم داؤد حسن صاحب کیمیکل انجینئر شاہ تاج شوگر ملز لمیٹڈ منڈی بہاؤ الدین کو اللہ تعالیٰ نے 28 اکتوبر 2001ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔بچی کا نام ''روحا'' تجویز ہوا ہے اور بچی خدا کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔عزیزہ روحا محترم چوہدری رحمت خاں صاحب مرحوم سابق امام بیت الفضل لندن کی پڑنواسی اور چوہدری مظفر احمد آف احمد نگر ضلع میرپور خاص کی پوتی ہیں اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادم دین والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

اعلان دار القضاء

(محترمہ آنسہ نسرین سیف صاحبہ بابت ترکہ مکرم مطیع الرحمٰن سیف صاحب

محترمہ آنسہ نسرین سیف صاحبہ (حال مقیم لندن) نے درخواست دی ہے مکرم مطیع الرحمٰن سیف صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔قطعہ نمبر 3/4 محلہ باب الابواب ربوہ برقبہ 1 کنال 78 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر الاٹ ہے۔اب یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ آنسہ نسرین سیف صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم عاطف سیف صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ آصفہ سیف صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

نکاح و تقریب شادی

مکرم پیر شعبان احمد صاحب نسیم گوجرانوالہ شہر لکھتے ہیں میرے بیٹے عزیزم پیر قیصر نسیم نوشاہی کا رشتہ عزیزہ امۃ المنان صوفیہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب چٹھہ آف کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ سے طے ہوا۔مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب ورک ایڈووکیٹ صدر حلقہ امیر پارک گوجرانوالہ شہر کی قیادت میں 29 دسمبر 2001ء کو بارات کوٹ ہرا پہنچی اور مکرم ساجد منور صاحب مربی سلسلہ نے نکاح پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔30 دسمبر 2001ء کو دعوت ولیمہ ہوئی۔اللہ تعالیٰ رشتہ بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

درخواست دعا

مکرم محمد شریف صاحب انسپکٹر الفضل لکھتے ہیں خاکسار کے برادر نسبتی مکرم شاہ محمد فیضی صاحب (ر) ہیڈ ماسٹر ہائی سکول مورخہ 26 دسمبر 2001ء کو لاہور جاتے ہوئے ٹریفک کے حادثہ میں سر پر چوٹ لگنے سے علیل ہیں آجکل C.M.H لاہور میں زیر علاج ہیں۔ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم طاہر احمد شہزاد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ خلیل کے والد مکرم چوہدری شریف احمد صاحب (ر) انسپکٹر بیت المال گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

سیمینارز

نظامت اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے تحت ہر ماہ سیمینارز کا سلسلہ جاری ہے۔27 دسمبر 2001ء کو محترم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب نے خطاب کیا اور سوالوں کے جواب دیئے۔اور 29 جنوری 2002ء کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے خدام کو دعوت الی اللہ کے طریق سمجھائے۔ناظم اصلاح و ارشاد مقامی محمد محمود طاہر صاحب نے تعارف پروگرام میں بتایا کہ یہ سیمینارز خدام میں دعوت الی اللہ کے حوالے سے بہت مددگار ثابت ہوئے ہیں۔ہر دو مواقع پر تقاریر کے بعد خدام کو سوالات کا موقع دیا گیا۔پہلے سیمینار میں 240 جبکہ دوسرے میں 250 خدام نے استفادہ کیا۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ بدھ 6فروری غروب آفتاب: 5-49
☆ جمعرات 7فروری طلوع فجر: 5-32
☆ جمعرات 7فروری طلوع آفتاب 6-56

آئندہ کسی بے گناہ کو نہ پکڑا جائے گورنر پنجاب نے تھانہ گلبرگ میں مختلف افراد کو غیر قانونی طور پر محبوس کرنے کے واقعہ کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے آئی جی پولیس پنجاب ملک آصف حیات کو حکم دیا ہے کہ وہ اس واقعہ کی انکوائری کر کے انہیں رپورٹ پیش کریں۔انہوں نے کہا کہ آئندہ کسی بے گناہ کو نہ پکڑا جائے اور بے ضابطگی کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف سخت قانونی ایکشن لیا جائے۔

خصوصی عدالتوں کا آرڈیننس انصاف اور قانون کے وفاقی سیکرٹری نے کہا ہے کہ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں کا قانون مخصوص حالات کے پیش نظر لایا گیا ہے جس سے نہ تو متوازی عدالتی نظام آئے گا اور نہ ہی ان عدالتوں کو ملٹری کورٹس قرار دیا جا سکتا ہے انہوں نے مزید کہا کہ ترمیمی آرڈیننس عدلیہ سے مشاورت کے بعد لایا گیا ہے اور یہ ایک خاص مدت تک کے لئے نافذ العمل ہوگا۔

پاکستان کو دہشت گردی سے پاک دیکھنا چاہتے ہیں روس نے کہا ہے کہ وہ پاکستان کو ہر قسم کی دہشت گردی سے پاک دیکھنا چاہتے ہیں روس کے وزیر خارجہ ایگور ایوانوف جاپان کا 3 روزہ دورہ مکمل کر کے 2 دن کے دورے پر بھارت پہنچے۔انہوں نے بھارت

باقی صفحہ 8 پر

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے
VIP Enterprises Property Consultant
سہیل صدیقی فون آفس 2270056-2877423

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

نیا سال اور نیا جوش ★ نئی جدت اور نئی سوچ ★ خدمت خلق کا نیا انداز
آسان تشخیص اور آسان علاج
80 امراض و تکالیف کے بہترین علاج کے لئے
80 20ML زود اثر اور شفا بخش مرکب ادویات پر مشتمل
''الشافی عزیز ہومیو پیتھک بریف کیس''
قیمت: ادویات بمعہ خوبصورت بریف کیس + سپیشل سائیلوشن و ضروری سامان -/2500
★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★
20 10ML روزمرہ استعمال کی بے ضرر، زود اثر مرکب ادویات پر مشتمل
''آسان علاج بیگ''
قیمت: ادویات بمعہ بیگ و ضروری سامان -/350
★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★
سپیشل سائیلوشن Special Silution (ہومیو پیتھک ادویات کا آب حیات)
ہومیو پیتھک مفرد یا مرکب دوائی جب شیشی میں اندازاً دسواں حصہ (1/10 حصہ) رہ جائے تو سپیشل سائیلوشن (S.S) سے شیشی کو گلے تک بھر لیں اور دس بار زور سے جھٹکے دیں دوائی استعمال کے لئے دوبارہ تیار ہے۔دوائی نہ خراب ہوگی، نہ جلد اڑے گی اور نہایت سستی مفید و مؤثر ہوگی۔

پیکنگ	60ML	120ML	220ML	450ML
قیمت	20/- 15/-	30/- 20/-	40/- 30/-	60/- 50/-

مزید معلومات خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گول بازار ربوہ فون 04524-212399 پوسٹ کوڈ 35460

بقیہ صفحہ 7

پہنچنے پر کہا کہ دہشت گردی کے خلاف عالمی برادری کی کوششیں قابل قدر ہیں ان کے باعث پاک بھارت کشیدگی اور جنگ کا خطرہ خاصا کم ہو گیا ہے۔

آزادی صحافت اور موجودہ حکومت

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کا رویہ آزادی صحافت کے بارے میں دیگر جمہوری حکومتوں سے بہتر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پریس اندرونی و بیرونی چیلنجوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے داخلی اتحاد واستحکام کو فروغ دے کر عالمی برادری کو روشن خیال ہونے کا ثبوت دے۔

ٹیکسوں کا بوجھ کم کریں گے

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت کاروباری اور سرمایہ کار طبقہ کو سازگار اور بہتر ماحول فراہم کرنے کے لئے مسلسل کوشاں ہے۔ تاکہ صوبہ کی اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ افراد کو روزگار کے مواقع حاصل ہو سکیں۔ گورنر سمال اینڈ میڈیم انٹر پرائز ڈویلپمنٹ اتھارٹی (سمیڈا) کے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سرمایہ کاری کا ماحول بہتر بنانے کے لئے ٹیکسوں کا بوجھ کم کریں گے۔

ترکی میں ہولناک زلزلہ

مغربی ترکی میں ہولناک زلزلے سے بیسیوں ہلاک اور سینکڑوں افراد زخمی ہو گئے زلزلے کے جھٹکوں سے مکانات گر گئے اور لوگ ملبے تلے دب گئے۔ پہلے زلزلے کے کچھ گھنٹوں بعد دوسرے شدید زلزلے نے پھر ہلا کر رکھ دیا۔ زلزلے کی شدت ریکٹر سکیل پر 6 نوٹ کی گئی۔

GUILD KEY mta

ایم ٹی اے کیلئے اعلیٰ اور معیاری ڈیجیٹل رسیور نہایت مناسب قیمتوں پر دستیاب ہیں
راولپنڈی اور اسلام آباد کے علاوہ دوسرے شہروں کیلئے بھی سپیشل پیکج دستیاب ہیں
سٹاک محدود ہے جلدی کریں بکنگ کیلئے رابطہ جناح سپر اسلام آباد
فون: 2650364 موبائل 0320-4906118

KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, SHIELDS
QUALITY SCREEN PRINTING, DESIGNING
COMPUTERIZED PHOTO ID CARDS
TOWNSHIP LHR. Ph: 5150862-5123862
email: knp_pk@yahoo.com

ربوہ آئی کلینک
سفید موتیا کا جدید ترین طریقہ علاج بذریعہ الٹراساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں
عینک سے نجات بذریعہ لیزر شوگر اور کالا موتیا کا علاج۔ بھینگے پن کا جدید طریقہ علاج۔
کنسلٹنٹ آئی سرجن
ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد
ایف آر سی ایس ایڈنبرا۔ یوکے
دارالصدر غربی ربوہ فون (211707) 04524
نوٹ: ربوہ سے باہر سے آنے والے مریضوں سے گزارش ہے کہ وہ دیئے گئے فون نمبر پر وقت حاصل کر کے تشریف لائیں تاکہ ان کو مشکل نہ پیش آئے۔

البشیر ز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چنیوٹ شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

KOHI NOOR STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE PAKISTAN
Importers and Dealers Pakistan Steel Deals in cold Rolled. Hot Rolled. Galvanized Sheets & Coils
Tel: 7630055-7650490-91 Fax: 7630088
Email bilalwz @ wol.net.pk.
Talib-e- Dua, Mian Mubarik Ali

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی۔/50 روپے۔ بڑی۔/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان وتائیوان
Bani Sons بانی سنز
میکلن سٹریٹ پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

طاہر کراکری سنٹر
سٹین لیس سٹیل کے برتن اور امپورٹڈ کراکری دستیاب ہے۔ نزد یوٹیلٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار
فیصل آباد فون نمبر 642605-632606

DILAWAR ELECTRONICS
Deals in: *Car stereo pioneer *sony Hi-Fi, *Kenwood Power Amp+ Woofer. *Hi-Fi Stereo Car
Main 3 –Hall Road, Lahore
7352212, 7352790

احباب جماعت کو ڈیجیٹل ریسیورز نہایت مناسب قیمت پر مہیا کئے جا رہے ہیں۔ بہترین کوالٹی شاندار رزلٹ فٹنگ اور مشورہ کیلئے
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون (04524) 211274-213123

MACLS
خوشخبری
پاکستان بھر کے احمدی کمپیوٹر اور لینگوئج پروفیشنلز کے لئے ربوہ میں Teaching کا ایک نادر موقع
درج ذیل آسامیوں کے لئے درخواستیں بنام پرنسپل ادارہ 12 فروری 2002ء تک صدر یا امیر حلقہ کی تصدیق کے ساتھ پوسٹ کریں یا بالمشافہ مل کر انٹرویو کے لئے وقت لے لیں۔

برائے کمپیوٹر ٹیچنگ
1۔ انسٹرکٹر نمبر 1 اہلیت MCSC
2۔ انسٹرکٹر نمبر 2 اہلیت (JCP)Java
3۔ انسٹرکٹر نمبر 3 اہلیت (OCP)
4۔ لیب اسسٹنٹ اہلیت MCSC

برائے لینگوئج ٹیچنگ
1۔ انگریزی سپوکن + گرائمر
2۔ برائے جرمن سپوکن + گرائمر
3۔ برائے فرنچ سپوکن + گرائمر
(پاکستان کے کسی Recognised ادارے سے لینگوئج میں ڈپلومہ ہولڈرز)

متفرق آسامیاں
* ٹیوشن انسٹرکٹر اہلیت: ایم اے انگلش
1۔ کلرک اہلیت بی اے (کم از کم)
2۔ انفارمیشن آفیسر بی اے (جرنلزم)
3۔ ایڈورٹائزنگ ایجنٹ بی اے (جرنلزم)
4۔ ہیلپر کم از کم میٹرک
5۔ سیکیورٹی گارڈ (ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائیگی)
مزید معلومات کے لئے: ای میل
macls@ureack.com

ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگوئج سٹڈیز
احسن مارکیٹ (بالمقابل نیو کیمپس جامعہ احمدیہ) کالج روڈ ربوہ

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ ☆ 7۔ سنگھار سنٹر
فون دکان 53181 ☆ میکلیگن روڈ۔ دی مال لاہور
فون رہائش 53991 ☆ فون دکان 7320977
فون رہائش 5161681

نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
کنٹیکٹ لینز و سلویشن دستیاب ھیں
نظر کا معائنہ بذریعہ کمپیوٹر
فون 642628-34101 چوک کچہری بازار فیصل آباد

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چناٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

The Vision of Tomorrow
NEW HAVEN PUBLIC SCHOOL
MULTAN, ☎ 061-553164, 554399

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل۔61